محترمہ امۃ الغفور بنت الشیخ محمد مدنی

بچوں کی تعلیم و تربیت

قرآن و حدیث کی روشنی میں!

اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اس کی قدر ان سے پوچھئے جن کے پاس اولاد نہیں۔مگر ..... اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شکایات لئے پھرتے ہیں کہ جی میری اولاد نافرمان ہے۔اس میں فلاں، فلاں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے وغیرہ۔یہاں تک کہ بعض اوقات کئی لوگ اولاد سے تنگ آ کر عاق نامہ بھی شائع کر دیتے ہیں۔الغرض ...اتنی عظیم نعمت ہونے کے باجود لوگ اسے عذاب سمجھ لیتے ہیں۔

اگر بچوں کی تعلیم وتربیت قرآن و حدیث کی روشنی میں کی جائے تو ان شاء اللہ اولاد ایسی فرمانبردار ہوگی کہ س کی مثال نہیں ملے گی۔اور اگر ان کی تعلیم وتربیت اپنی خواہشات پر چھوڑ دی جائے گی پھر بہت برا ہوگا۔اس بات کو مزید اس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔کہ لڑکپن اور بچپن میں اگر بچے کی صحیح تربیت ہو اور تہذیب و اخلاق کے سانچے میں ڈھالا گیا ہو تو زندگی کے آخری لحات تک نیکیوں میں پھلیں پھولیں گے اور اگر ان کی صحیح تربیت نہ ہوئی تو اللہ نہ کرے ان کی زندگی ہمیشہ کیلئے خراب ہو جائے گی۔اور جو خراب عادتیں سیکھ لے گا۔وہ ہمیشہ خراب ہی ہوگا۔بچے کی مثال ایک نرم شاخ کی طرح ہے کہ اس کو جس طرح اور جس طرف چاہو موڑ سکتے ہو۔مضبوط اور سخت یا خشک ہو جانے کے بعد اسے موڑ نہیں سکتے۔

والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ان کے بچپن ہی سے اچھی طرح پرورش کریں۔اچھی باتیں اور نیک عادتیں سکھائیں۔ان کی اس اچھی تعلیم وتربیت کا اثر کئی پشتوں تک باقی رہے گا۔والدین کے مرنے کے بعد بھی برابر ثواب اور اجر عظیم ملتا رہے گا۔جو ماں باپ بچے کے لاڈ پیار میں آ کر اس کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کہتا ہے وہ اپنے ماحول اور بری صحبتوں میں رہ کر بدزبانی و بداخلاقی سیکھتا ہے۔ماں باپ بچے کی نہ نگرانی کرتے ہیں، نہ انہیں بری صحبتوں سے بچاتے ہیں اور نہ اچھی باتیں سکھاتے ہیں اور نہ بری باتوں سے روکتے ہیں۔ایسے والدین اپنے بچوں کو خود ہی بگاڑ دیتے ہیں اور پھر اس کے خطرناک نتائج کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔اگر ماں باپ نیک ہوتے ہیں اور بچوں کو نیک کاموں کی تلقین کرتے ہیں تو اس کا خوشگوار اثر بچوں پر پڑتا ہے۔اور وہ نیک بن جاتا ہے اور اگر ماں باپ

برے ہوتے ہیں اور بچوں کو بھی برائی سے نہیں روکتے ہیں تو ان کا بھی اثر بچوں پر ہوتا ہے۔

اسی نکتہ کی طرف نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**کل مولود یولد علی الفطرة فأبواه یهودانه أو ینصرانه أو یمجسانه**) (صحیح بخاری) یعنی ''ہر بچہ فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔'' کیونکہ بچے نقال ہوتے ہیں۔ ماں باپ کو جس روش پر دیکھتے ہیں وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کا نیک ہونا بھی ضروری ہے۔ دنیا میں دراصل ماں کی آغوش پہلا مدرسہ اور تعلیم گاہ ہے۔ اس جگہ بچے سب پہلے زبان اور بول چال سیکھتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**مروا أولادکم بالصلوة وهم أبناء سبع سنین واضربوهم علیها أبناء عشر سنین و فرقوا بینهم فی المضاجع**) (ابوداؤد) یعنی: ''جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دو، اگر دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔'' یعنی انہیں اکٹھے ایک ہی بستر پر مت سلاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**لان یؤدب الرجل ولده خیرله من أن یتصدق بصاع**) یعنی: ''آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا اس بات سے بہتر ہے کہ ایک صاع صدقہ کرے۔'' (ترمذی)

دوسری جگہ آپؐ نے فرمایا: ''اولاد کیلئے اچھے ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں ہے۔''

غرضیکہ اسلام نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بہت ہی تاکیدی حکم دیا ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل کرتے اور اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالتے تو یہ بچے بڑے ہو کر دینی و دنیاوی ترقی حاصل کر کے سعادت دارین کے مستحق ہوتے۔ لیکن بے توجہی کی وجہ سے ان کے بچے خراب ہو گئے تو نہ وہ دنیا کے رہے نہ دین کے، نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ موجودہ دور میں اولاً تو کوئی اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت ہی نہیں کرتا۔ اگر کسی نے کچھ تھوڑی بہت توجہ کی بھی تو اپنی اولاد کو صرف دنیاوی تعلیم پر لگا دیا اور دینی تعلیم کی طرف ذرا توجہ نہ دی۔ جس کی وجہ سے وہ دنیا ہی کا بن کر رہ گیا یا صرف دنیاوی کاروبار پر لگا دیا اور موجودہ تعلیم سے منقطع کر دیا یہاں تک کہ انہیں لکھنا پڑھنا بھی نہ آسکا۔

مولانا حالی رحمہ اللہ نے اپنی مسدس میں اپنے زمانہ کے مسلمان اور شریفوں کے بچوں کا جو حال لکھا ہے اس سے کہیں زیادہ اب شرفاء کی اولاد کا برا حال ہے۔ مسدس کے چند عبرت آموز اشعار سنئے:

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے — تباہ ان کی حالت، بری ان کی گت ہے
کسی کو کبوتر اڑانے کی لت ہے — کسی کو بٹیرے لڑانے کی دھت ہے

چرس اور گانجے پر شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی
نہ علمی مدارس میں ہیں ان کو پاتے　　نہ شائستہ جلسوں میں ہیں آتے جاتے
یہ میلوں کی رونق ہیں جا کر بڑھاتے　　پڑھے لکھے پھرتے ہیں دیکھتے اور دکھاتے
کتاب اور معلم سے پھرتے ہیں بھاگے
مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے
اگر کیجئے ان پاک شہروں کی گنتی　　ہوا جن کے پہلو سے بچ کر ہے چلتی
ملی خاک میں جن سے عزت بڑوں کی　　مٹی خاندانوں کی جن سے بزرگی
تو یہ جس قدر خانہ برباد ہوں گے
وہ سب ان شریفوں کی اولاد ہوں گے
نہیں ملتی روٹی جنہیں پیٹ بھر کے　　وہ گزران کرتے ہیں سو عیب کر کے
جو ہیں ان میں دو چار آسودہ گھر کے　　وہ دن رات خواہاں ہیں مرگ پدر کے
نمونے پر اعیان و اشراف کے ہیں
سلف ان کے وہ تھے، خلف ان کے یہ ہیں

موجودہ زمانے کے الحادو دہریت کا سیلاب عالمگیر ہے۔ اس بھنور میں مسلمان بچے اور بڑے غرق ہو رہے ہیں۔ ان سے نجات یابی صرف اسلامی تعلیم ہی سے ہوسکتی ہے۔ جو ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ کہ خود بھی دینی اور اسلامی تعلیم سیکھے اور بچوں کو بھی سکھائے۔ اگر مسلمان اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم دلانے میں غفلت اور کوتاہی کریں گے تو مسلمان بچوں کا صحیح مسلمان رہنا بہت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یاأیھا الذین آمنوا قوا أنفسکم وأھلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارة علیھا ملائکة غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما أمرھم ویفعلون ما یؤمرون﴾ (التحریم:۶) ترجمہ : ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جن پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں۔ انہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کیا جائے بجالاتے ہیں۔''

یعنی خود بھی ہر ایسا کام کر جس سے جہنم کی آگ سے بچ سکو اور اپنے اہل وعیال کو بھی جہنم کی آگ

سے بچاؤ (یعنی بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرو) والدین پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اگر ذمہ داری کا احساس نہ کیا گیا تو آخرت میں بھی سخت باز پرس ہوگی اور دنیا میں بھی اولاد بگڑ کر رہ جائے گی۔ اولاد کے بارے میں ماں باپ سے پوچھا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعية ...) ترجمہ: ''سنو! تم سب اپنی رعیت کے محافظ ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے بابت پوچھا جائے گا۔ پس وہ حاکم جسے لوگوں کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا ہے، وہ رعیت کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور مرد (خاوند) اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعیت یعنی اہلخانہ کی بابت پوچھا جائے گا، اور عورت اپنے شوہر کے گھر اس کے بچوں کی محافظ ہے، اس سے ان کی بابت سوال کیا جائے گا۔ آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کی بابت دریافت کیا جائے گا۔ سنو! تم سب کے سب راعی ہو اور تم سب اپنی رعیت کی بابت سوال کئے جاؤ گے۔''

یعنی ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ناپسندیدہ کاموں سے بچائے تاکہ آخرت میں اس کی پکڑ نہ ہو سکے اور دوسرے اپنے اہل وعیال کو ہر بری بات سے بچاتا رہے۔ جس سے دنیا وآخرت میں ان کو نقصان پہنچے۔ اسی طرح سے ہر ایک ذمہ دار اپنے ماتحت لوگوں کی اصلاح کا ذمہ دار ہے۔ خصوصاً اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ آئندہ نسلوں کا بگاڑ اور سدھار موجودہ نسلوں کے بگاڑ اور سدھار پر موقوف ہے۔ اس میں ہر ماں باپ اور مربی وسرپرست کا امتحان وآزمائش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر مسلمان کو یہ عظیم نعمت (اولاد) فرمانبردار کی صورت میں عطا کرے۔ اور تمام والدین کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت قرآن وحدیث کے زیر سایہ کریں۔ آمین

مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث جہلم میں
روزانہ بعد از نماز عصر
مختصر درسِ حدیث
اور ہر جمعرات کو بعد از نماز عشاء
درس قرآن وحدیث ہوتا ہے۔

جامعہ علوم اثریہ جہلم میں ہر جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب
قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ وعمل کے موضوع پر
درس قرآن و حدیث
رئیس الجامعہ **علامہ محمد مدنی صاحب**
ارشاد فرماتے ہیں۔